سے ہوا تھا۔ اس نے طلاق دی۔ اس کے بعد دوسرا نکاح کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوا۔ وہ غزوۂ خیبر میں مقتول ہوا۔ صفیہ قید ہو کر آئیں، حضورؐ نے آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ صفیہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں اس نکاح سے بے سہارا صفیہ کی دلجوئی بھی ہوئی۔ اور اس کا اظہار بھی مقصود تھا کہ حضورؐ کو یہود سے ذاتی عداوت نہیں۔ تاکہ عداوت یہود میں کمی آجائے۔

زینبؓ پانچویں بیوی زینب بنت جحش تھیں۔ یہ حضورؐ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ عرب کا دستور تھا کہ متبنیٰ یعنی لے پالک بیٹے کو اصلی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے۔ اور اسکی بیوی سے بصورت موت یا طلاق بعد از عدت بھی نکاح حرام جانتے تھے۔ اس کے علاوہ اگر کسی پر غاصبانہ وظالمانہ طریق پر غلامی کا داغ لگ جاتا تھا۔ تو آزادی کے بعد بھی کسی شریف عورت کو اس کے نکاح میں دینے کو عار سمجھا جاتا تھا۔ ان دو رسموں کو عملی طور پہ توڑنے کے لئے منشاء الٰہی کے تحت حضور علیہ السلام نے ان کا نکاح اپنے متبنیٰ لے پالک زید بن حارث سے کرنا چاہا لیکن چونکہ ایسا کرنا رواج عرب کے خلاف تھا۔ زینبؓ شریف خاندان سے تھیں۔ اور حضورؐ کی پھوپھی زاد تھیں۔ زینب اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش جو دونوں مسلمان تھے، ان سے جب حضور اکرمؐ نے تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے زید بن حارث آزاد کردہ غلام سے نکاح زینبؓ کو گوارا نہیں کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ اس آیت میں مومن اور مومنہ زینبؓ اور ان کے بھائی مراد ہیں۔ یعنی مومن مرد یا عورت کے لئے درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کریں تو وہ اس پر راضی نہ ہو۔ اور جو کوئی اللہ ورسول کی نافرمانی کرے تو وہ کھلی گمراہی میں جا پڑا۔ اس آیت کے نزول پر زینبؓ اور ان کے بھائی نکاح پہ راضی ہو گئے۔ اور نکاح ہو گیا۔ لیکن خاندانی برتری کا تصور چونکہ باقی تھا، دونوں میں موافقت نہ ہو سکی حضرت زید جب شکایت حضورؐ کے پاس لے جاتے اور طلاق کا ارادہ ظاہر کرتے، تو حضورؐ اس خفگی پر صبر کی تلقین کرتے۔ اور طلاق دینے سے منع فرماتے۔ یہ خیال تھا کہ ایک تو آزاد کردہ غلام سے نکاح کے عار کو برداشت کیا۔ اب اگر طلاق دی گئی تو طلاق کا عار بھی لگ جائے گا۔ تو زیادہ ناراضگی پیدا ہو گی۔ پھر جب موافقت ناممکن ہو گئی تو زید نے طلاق دیدی۔ طلاق کی عدت جب گذری اور اللہ کا منشاء ایک دوسری رسم جاہلیت کے ازالے کا ہوا۔ کہ خود حضورؐ کے عمل سے اس رسم جاہلیت کو منہدم کیا جائے۔ تو حضورؐ کو اگرچہ منشاء الٰہی کی تکمیل سے عذر نہ تھا۔ لیکن یہ خیال رہا کہ عرب میں